اخبار

۲۱ ستمبر ۱۹۶۴ء

فقه اسلامی میں بنیادی لچک اور تطابق و توافق کی جو صلاحیت ہے، اس کی وجه سے شریعت اسلامی کسی بھی زمانے میں اس دور کے تقاضوں سے بے بہرہ نہیں رہی - تقلید کے برسہا برس کے ادبار کے بعد اب پھر امت مسلمه میں یه شعور عود کر آیا ہے - اور اسی احساس کے ساتھ سارے عالم اسلامی میں شریعت اسلامی کو عملی طور پر لوگوں کی زندگی میں نافذ کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں -

ملک میں فقه اسلامی کے احیاء اور اس کے نفاذ کا جو مقصد مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کے پیش نظر ہے اس کے تحت اس ادارے کے سامنے یه بات پوری صراحت کے ساتھ موجود رہی ہے که دور حاضر میں قومی ریاستوں (National States) کے قیام کے ساتھ ایک اہم مسئله پیدا ہوگیا ہے - ریاست کو سلطان (Sovereignty) ہونے کی وجه سے تشریع (Legislation) کا کلی اختیار بھی حاصل ہے - اس لئے ہر مسلم ریاست قانون سازی کی جو کوشش کرے گی، فقه اسلامی کی حدود میں ہوتے ہوئے بھی تعبیرات کے اختلافات کی وجه سے اس میں عموماً دوسری ریاستوں سے مطابقت زیادہ نہیں ہوگی - اس طرح اندیشه ہے که وہ ہم آہنگی برقرار نه رہ سکے جو فقه اسلامی کا خاصه ہے اور جس کی وجه سے گذشته صدیوں میں انتشار کے باوجود امت مسلمه میں اتحاد اور یگانگت قائم رہی - چنانچه یه لازمی ہے که عالم اسلامی میں جو قانونی اصلاحات کی جا رہی ہیں، ان میں ہم آہنگی برقرار رکھنے کی کوشش کی جائے - تمام ممالک

اسلامیہ کے دینی و معاشرتی مسائل کم و بیش یکساں ہیں اور وہ باہمی ربط سے ہی حل ہوسکتے ہیں ۔ اسی لئے یہ ادارہ ہمیشہ سے ان امور میں تمام عالم اسلام کے اشتراک عمل کا داعی رہا ہے ۔

اس سلسلے میں ادارہ نے اس مرتبہ ایک اور مثبت عملی قدم اٹھایا ہے ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۴ء کو ادارہ تحقیقات اسلامی کی طرف سے ایک نمائندہ وفد ممالک اسلامیہ کے دورے پر روانہ ہوا ۔ اس دورے کا مقصد مذکورہ بالا نصب العین کی تکمیل کی ایک کڑی ہے ۔ ممالک اسلامیہ میں قوانین کے ارتقا کے دوران مختلف اوقات میں قانون سازی کی جو کوششیں ہوئیں ' یہ وفد ان کا جائزہ لے گا اور ان قوانین کی دستاویزات حاصل کریگا ۔ اس طرح ممالک اسلامیہ میں تشریع کے عہد بہ عہد جائزہ کا نقشہ ادارے کے سامنے ہوگا جو اندرون ملک قانونی اصلاحات کے لئے مفید ہوگا ۔

یہ وفد بغداد ، دمشق ' بیروت ' قاہرہ ' تیونس ' الجیریا ' رباط ' استانبول ' انقرہ اور تہران کے علاوہ میڈرڈ ' پیرس ' لندن ' فرینکفرٹ اور روم کے کتب خانوں سے بھی استفادہ کرے گا ۔ اور وہاں سے ادارہ کے کتب خانہ کے لئے نوادر مخطوطات اور نئی مطبوعات کی فراہمی کی کوشش کرے گا ۔

یہ مختصر دورہ نومبر میں ختم ہوگا ۔ اس میں ڈاکٹر صغیر حسن معصومی ' رئیس شعبۂ تدریس ' مرکزی ادارہ اور جناب خالد اسحق ' مشیر قانونی ' مرکزی ادارہ شرکت کر رہے ہیں ۔

۲۳ ستمبر ۱۹۶۴ء

" پاکستان کسی سیاسی ادارہ یا سیاسی شخصیت کے تصور کی بنیاد پر قائم نہیں ہوا ، بلکہ اس کی تخلیق ایک نظریہ کی بنیاد پر ہوئی ۔ اور یہ حقیقت اس کو دنیا کی تمام ریاستوں سے ممتاز کرتی ہے " ۔

جناب ابوالہاشم ڈائرکٹر اسلامی اکیڈیمی ، ڈھاکہ نے رفقائے ادارہ سے " تحقیقات اسلامی کے عظیم کام اور اس کے طریقوں اور وسائل "

کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا -

آپ نے فرمایا کہ پاکستان کی اساس دوسرے ممالک کی طرح زبان ، رنگ و نسل پر نہیں حتیٰ کہ جغرافیائی حد بندی بھی اس کی اساس نہیں ، کیونکہ اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان ہزار میل سے زیادہ کا فاصلہ ہے-اس کی اساس ایک نظریہ پر ہے وہ ہے '' دور جدید میں اسلامی اقدار کا نفاذ '' - اسی لئے اس ملک کے علماء اور مفکرین کا سب سے اہم منصب اسی نظریہ کی توضیح اور اس کا نفاذ ہے - اسلام کی گذشتہ طویل تاریخ میں مختلف تعبیرات اور زمانی تغیرات کی وجہ سے اسلامی اقدار کے مفہوم مختلط ہوگئے ہیں - '' دور جدید میں ان کا تعین اور لوگوں کی زندگیوں میں ان کے مکمل نفاذ کے طریقے معلوم کرنا '' وہ بنیادی کام ہے جسے تحقیقات اسلامی کہا جائے گا -

موجودہ حکومت نے اس کام کو صحیح اہمیت دیتے ہوئے قومی تعمیر نو پر مناسب زور دیا اور اس کے لئے ایسے ادارے قائم کئے- متقدمین نے جس طرح اپنے دور کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اسلام کی تعبیرات پیش کیں اس کے پیش نظر دور جدید کے مفکرین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کے طریقۂ استنباط کو اپناتے ہوئے عہد حاضر کے تقاضوں کا جواب دیں تا کہ اسلام جامد ہوکر نہ رہ جائے ' اس کے لئے جدید علوم اور جدید وسائل نشر و اشاعت سے مکمل استفادہ ضروری ہے -

تحقیقاتی اداروں کا کام ان اقدار کا تعین اور ان وسائل کی تجویز کے بعد ختم ہوجاتا ہے اس کے بعد سیاسی لیڈروں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اس کے عملی نفاذ کے لئے تحریکات جاری کریں -